فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

نواں فقہی سیمینار

سنہ ۱۴۳۳ھ / سنہ ۲۰۱۲ء

موضوع: ۳

شوال میں عمرہ کرنے والوں پر استطاعت کے بغیر حج کی شرعی حیثیت

پیشکش
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری** رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنار

میں ہونے والے

فیصلہ جات

نیچے دیے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

شوال میں عمرہ کرنے والے پر بغیر استطاعت کے حج فرض ہونے کی شرعی حیثیت

ہمارے زمانہ میں یہ مشہور ہے کہ جس شخص نے پہلے حج نہ کیا ہو، وہ اگر ماہ شوال میں عمرہ کرے تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے، خواہ اس کے پاس ایام حج تک وہاں ٹھہرنے کا اور کھانے پینے کی استطاعت نہ ہو، اور خواہ اس کے پاس وہاں ٹھہرنے کے لیے سعودی عرب کا ویزا نہ ہو، اگر وہ حج کیے بغیر واپس آگیا تو اس کے ذمہ حج فرض ہوگا، اور اس پر لازم ہے کہ وہ کسی سے قرض لے کر یا کسی بھی طرح حج کرے، اگر اس نے حج نہیں کیا اور مر گیا تو گنہگار ہوگا، جبکہ قرآن مجید میں ہے کہ "وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً" اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔(آل عمران ۹۷)۔ اس آیت کریمہ کے تحت حضور صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں:۔"اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے، اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے۔ حدیث شریف میں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر زاد و راحلہ سے فرمائی ہے، زاد یعنی توشہ، کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہیے کہ جاکر واپس آنے تک کے لیے کافی ہو، اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیے، راہ کا امن بھی ضروری ہے، کیوں کہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی"۔

(خزائن العرفان ص ۱۰۰ مطبوعہ رضا اکیڈمی)

اس آیت سے واضح ہو گیا کہ استطاعت کے بغیر حج فرض نہیں ہوتا۔ استطاعت کی تفسیر و تشریح و توضیح میں فقیہ اعظم ہند حضور صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ الرضوان رقمطراز ہیں:"سفر خرچ اور سواری پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ یہ چیزیں اس کی حاجت سے فاضل ہوں، یعنی مکان و لباس و خادم اور سواری کا جانور۔ اور ہمیشہ کے اوزار اور خانہ داری کے سامان، اور دین سے اتنا زائد ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جائے، اور وہاں سے سواری پر واپس آئے، اور جانے سے واپسی تک عیال کا نفقہ اور مکان کی مرمت کے لیے کافی چھوڑ جائے، اور جانے آنے میں اپنے نفقہ اور گھر اہل و عیال کے نفقہ میں قدر متوسط کا اعتبار ہے، نہ کمی ہو نہ اسراف، عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نفقہ اس پر واجب ہے، یہ ضروری نہیں کہ آنے کے بعد بھی وہاں اور یہاں کے خرچ کے بعد بھی کچھ بچے"۔

(درمختار، عالمگیری، بہار شریعت ج ۱/ مطبوعہ فاروقیہ بکڈپو دہلی ص ۱۰)

فتاوی ہندیہ میں ہے:۔"ومنھا القدرۃ علی الزاد والراحلۃ۔ وتفسیر ملك الزاد والراحلۃ ان یکون لہ مال فاضل عن حاجتہ وھو ما سوی مسکنہ ولبسہ وخدمہ واثاث بیتہ قدر ما یبلغہ الی مکۃ ذاھباً وجائیاً راکباً، لا ماشیاً، وسوی ما یقضی بہ دیونہ ویمسك لنفقۃ عیالہ ومرمۃ مسکنہ الی وقت انصرافہ کذا فی محیط السرخسی ویعتبر فی نفقتہ ونفقۃ عیالہ الوسط من غیر تبذیر ولا تقتیر۔ کذا فی التبیین۔ والعیال من تلزمہ نفقتہ کذا فی البحر الرائق"

(جلد ۱ ص ۲۱۷ مکتبہ زکریا دیوبند سہارنپور)

بہار شریعت اور فتاوی عالم گیری کی مذکورہ فقہی عبارت سے واضح ہو گیا کہ شوال میں عمرہ کرنے والے جس شخص کے پاس حج کرنے تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے اور طعام کی استطاعت نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہونا چاہیے، امام دارمی روایت کرتے ہیں: "حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج کرنے سے کوئی ظاہری حاجت (طعام، قیام اور سفر خرچ کی کمی) مانع نہ ہوئی نہ ظالم بادشاہ، نہ کوئی ایسی بیماری جو حج سے مانع ہو، وہ شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے حج نہ کیا ہو تو خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر"۔ اس حدیث کو حافظ منذری اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ الرضوان نے بھی ذکر کیا ہے، حدیث پاک کے اصل الفاظ یہ ہیں "عن ابی امامہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لم یمنعه من الحج حاجة ظاهرة او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم يحج فليمت ان شاء يهودياً و ان شاء نصرانياً رواه الدارمی"۔

(مشکوۃ شریف ج ا ص ۲۲۲، کتاب المناسک مطبع اصح المطابع، سنن دارمی ج ا ص ۳۶۰)

اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ ظالم بادشاہ کے منع کرنے سے بھی حج فرض نہیں ہوتا، اور جو شخص شوال میں واپسی کا ویزا لے کر عمرہ کرنے گیا ہے اس کو سعودی حکام حج کرنے سے منع کرتے ہیں، وہ لوگوں کی تلاشی لیتے رہتے ہیں اور جو پکڑا جائے اس کو پہلے گرفتار کر کے سزا دیتے ہیں، پھر واپس اس کے ملک بھیج دیتے ہیں، اس لیے شوال میں عمرہ کرنے والے پر حج فرض کہنا اس حدیث کے بھی خلاف ہے، نیز جو نادار آدمی کسی کی طرف سے حج بدل کرتا ہے، وہ حج کے ایام میں مکہ مکرمہ پہنچ جاتا ہے، اگر صرف حج کے ایام میں مکہ مکرمہ پہنچ جانے سے حج فرض ہو جاتا تو حج بدل کرنے والے نادار پر بھی حج فرض ہونا چاہیے، حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں ہے، نیز شوال حج کا مہینہ ہے، اور فقہا نے لکھا ہے کہ حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کرنا جائز ہے، عالمگیری میں لکھا ہے کہ "المفرد بالعمرة يحرم للعمرة من الميقات او قبل الميقات فی اشهر الحج او فی غير اشهر الحج "صرف عمرہ کرنے والا میقات سے عمرہ کا احرام باندھے یا میقات سے پہلے حج کے مہینوں میں یا حج کے مہینوں کے علاوہ۔

(عالمگیری ج ا ص ۲۳۷، مطبوعہ مطبع امیریہ کبریٰ بولاف مصر ۱۳۱۰ھ)

اور اس جگہ یہ نہیں لکھا کہ جو شخص حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کرے اس پر حج لازم ہوتا ہے، حالانکہ موضع بیان میں بیان کرنا لازم ہوتا ہے۔ اس مسئلہ میں بعض فقہائے کرام نے فتوی دیا کہ شوال میں عمرہ کرنے پر حج فرض ہو جاتا ہے۔ اور تائید میں فتاوی ہندیہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ اور اس کے ارد گرد رہنے والوں پر حج فرض ہو جاتا ہے، خواہ ان کو سواری پر قدرت نہ ہو، بہ شرطیکہ وہ خود چل سکتے ہوں۔

اول: تو ہمارا کلام اس شخص کے بارے میں ہے جو یہاں سے عمرہ کے لیے جاتے ہیں، کیونکہ حج کرنے تک رہائش اور کھانے کی استطاعت اسی سے متعلق ہے، مکہ میں رہنے والوں کے لیے رہائش کی استطاعت کا مسئلہ نہیں ہے۔

ثانیاً: فتاوی ہندیہ کی پوری عبارت کچھ اس طرح ہے: "وفی الينابيع يجب الحج علی اهل مكة و من حولها ممن كان بينه و بين مكة اقل من ثلاثة ايام اذا كانوا قادرين على المشی و ان لم يقدروا علی الراحلة ولكن لابد ان يكون لهم من الطعام مقدار ما يكفيهم و عيالهم بالمعروف الی عودهم كذا فی السراج الوهاج"۔

(فتاوی عالم گیری ج ا ص ۲۱۷ مکتبہ زکریا سہارنپور دیوبند)

ینابیع میں مذکور ہے اہل مکہ اور تین دن کی مسافت سے کم اس کے گرد رہنے والوں پر حج کرنا واجب ہے، جبکہ وہ چلنے پر قوت رکھتے ہوں، خواہ ان کو سواری پر قدرت نہ ہو، لیکن یہ ضروری ہے کہ ان کے پاس دستور کے مطابق طعام کی اتنی مقدار ہو جو ان کے اور ان کے اہل وعیال کے لیے واپس آنے تک کے لیے کافی ہو۔ غور فرمائیں جب اہل مکہ اور اس کے ارد گرد رہنے والوں پر بھی واپس آنے تک طعام کی استطاعت کے بغیر حج فرض نہیں ہے، تو دور دراز کے علاقوں سے مکہ مکرمہ پہنچنے والوں پر رہائش اور طعام کی استطاعت کے بغیر حج کیسے فرض ہو گا، اس تفصیل سے ظاہر و عیاں ہو گیا کہ شوال میں عمرہ کرنے والے پر بغیر استطاعت کے حج فرض نہیں ہونا چاہیے۔ بہر حال تفصیل مذکور کے تناظر میں علمائے کرام و مفتیان عظام کی بارگاہ علم و فضل میں چند سوالات حاضر کیے جا رہے ہیں۔ ان کے علمی و تحقیقی جوابات سے نواز کر شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا علمی و فقہی تعاون فرمائیں۔

سوالات

(۱) جس شخص نے ابھی حج فرض ادا نہ کیا ہو وہ اگر ماہ شوال میں عمرہ کرے تو کیا اس پر حج فرض ہو جاتا ہے؟ جب کہ اس کے پاس ایام حج تک وہاں ٹھہرنے اور کھانے پینے کی استطاعت نہ ہو، اور اس کے پاس وہاں ٹھہرنے کے لیے سعودی عرب کا ویزا بھی نہ ہو۔ اگر وہ حج کیے بغیر واپس آ گیا تو کیا اس کے ذمہ حج فرض ہو گا؟ کیا اس پر لازم ہے کہ وہ کسی سے قرض لے کر یا کسی بھی طرح حج کرے؟ اگر اس نے حج نہیں کیا اور مر گیا تو کیا وہ شخص گنہگار ہو گا؟

(۲) شخص مذکور نے اگر ماہ شوال میں عمرہ کیا، اور اس کے پاس ایام حج تک وہاں ٹھہرنے کے لیے سعودی ویزا تو ہے مگر ایام حج تک اس کے خود کے کھانے پینے کی استطاعت نہیں، تو کیا ایسی صورت میں اس پر حج کرنا فرض ہو گا؟

(۳) شخص مذکور نے ماہ شوال میں عمرہ کیا، اور ایام حج تک کا اس کے پاس سعودی ویزا بھی ہو، اور اپنے کھانے پینے کی استطاعت بھی ہو، مگر اہل وعیال کے قدر متوسط نفقہ کی اس کے پاس استطاعت نہیں تو کیا ایسی صورت میں اس پر حج کرنا فرض ہو گا؟

(۴) حج بدل کرنے والے نادار فقیر پر کیا اپنا حج کرنا فرض ہے؟ کہ وہ مکہ مکرمہ میں سال بھر رکے، دوسرے سال حج ادا کرے؟۔ اور اگر واپس آ گیا تو کیا دوسرے سال اس پر حج کے لیے جانا فرض ہو گا؟ جب کہ وہ نادار و فقیر ہے؟

(۵) جو شخص رمضان شریف میں عمرہ کو گیا اور مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ہی عید الفطر کا چاند نظر آ گیا تو کیا اس پر اس سال حج فرض ہو گیا؟

(۶) رمضان شریف میں عمرہ کو جانے والا اگر ایام حج تک رکنے (ویزا) اور قیام و طعام کی استطاعت نہیں رکھتا تو کیا اس پر لازم ہے کہ یکم شوال سے پہلے حدود حرم یا میقات سے باہر ہو جائے؟

محمد عالمگیر رضوی مصباحی

دار العلوم اسحاقیہ جودھپور راجستھان

۹۲/۷۸۶

فیصلہ

شوال میں عمرہ کرنے والے پر بغیر استطاعت کے حج فرض ہونے کی شرعی حیثیت

فیصلہ و تجویز: شوال میں عمرہ کرنے والے پر بغیر استطاعت کے حج فرض ہونے کی شرعی حیثیت

(۱) کسی شخص نے ماہ شوال میں عمرہ کیا اور اس کے پاس ایام حج تک وہاں ٹھہرنے اور کھانے پینے کی استطاعت نہ ہو تو اس پر حج فرض نہیں، یونہی اہل و عیال کے نفقہ پر قدرت نہ ہو جب بھی حج فرض نہیں کہ استطاعت زاد اور نفقۂ عیال شرط وجوب ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:"ومنها القدرة على الزاد والراحلة وتفسير ملك الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته وهو ما سوى مسكنه ولبسه وخدمه وأثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكة ذاهباً وجائياً وراكباً لا ماشياً وسوى ما يقضي به ديونه ويمسك لنفقة عياله ومرمة مسكنه إلى وقت انصرافه كذا في محيط السرخسي ويعتبر في نفقته ونفقة عياله الوسط من غير تبذير وتقتير كذا في التبيين، والعيال من تلزمه نفقته كذا في البحر الرائق "۔(فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۲۱۷)

"وفي الينابيع يجب الحج على اهل مكة ومن حولها ممن كان بينه وبين مكة اقل من ثلثة أيام إذا كانوا قادرين على المشي وإن لم يقدروا على الراحلة ولكن لابد أن يكون لهم من الطعام مقدار ما يكفيهم وعيالهم بالمعروف إلى عودهم كذا في السراج الوهاج"۔(بحوالہ سابق)

ردالمحتار میں لباب سے ہے:"الفقير الآفاقي إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكي"(ردالمحتار ج ۳ ص ۴۵۹)

یہاں بعض لوگوں کو خانیہ کی عبارت "ان المكي يلزمه الحج ولو فقيراً لازاد له" سے دھوکہ ہوا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ مکی کے لئے زاد پر عدم قدرت کے باوجود حج فرض ہو جاتا ہے اور فقیر آفاقی مکی کے حکم میں ہے تو زاد پر قدرت شرط نہیں۔ یہ خانیہ کی عبارت کو مطلق ماننے کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ وہ مقید ہے۔

اس سلسلہ میں علامہ ابن ہمام نے نظر پیش فرمائی اور یہ بتایا کہ یہاں مکی سے مراد وہ ہے جس کے لئے راستے میں اکتساب زاد ممکن ہو اسی کو علامہ شامی نے نقل فرمایا اور برقرار رکھا: والحاصل أن الزاد لابد منه ولو لمكي كما صرح به غير واحد كصاحب الينابيع والسراج وفي الخانية والنهاية من أن المكي يلزمه الحج ولو فقيرا لازاد له، نظر فيه ابن الهمام الا أن يراد ما إذا كان يمكنه الاكتساب في الطريق۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۵۸)

تو جو مکی راستہ میں اکتساب زاد پر قادر ہے اس پر حج فرض ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) **(الف)** جو شخص کھانے پینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اگر چہ اس کے پاس حج تک کا ویزا ہو اس پر حج فرض نہ ہو گا۔ لعدم استطاعۃ الزاد۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(ب) جو غنی مکہ مکرمہ میں ہے اور ایام حج تک وہاں ٹھہرنے کا ویزا نہیں۔ اور شوال کا ہلال ہو چکا ہو، تو شرائط وجوب ادا پائے جانے کی وجہ سے اس پر حج کی ادائے گی واجب ہو گی اور وہ حکم محصر میں ہو گا، اور منع من السلطان کی وجہ سے وہ سال رواں حج نہ کر سکے تو گنہگار نہ ہو گا۔ البتہ سال آئندہ ادائے گی حج لازم ہو گی اور اگر کسی عذر کی وجہ سے خود حج نہ کر سکے تو حج بدل یا وقت اخیر میں وصیت کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) حج بدل کرنے والا اگر غنی ہے اور اس نے ابھی اپنا حج فرض ادا نہیں کیا ہے تو اسے دوسرے کی طرف سے حج کرنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن اگر اس نے دوسرے کی جانب سے حج کر لیا تو آمر کا حج ادا ہو جائے گا اور غنی ہونے کی وجہ سے خود اس پر بھی ادائیگی حج لازم ہو گی اور از خود حج نہ کر پانے کی صورت میں حج بدل کرانا یا وقت اخیر میں وصیت کرنا واجب ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) حج بدل کرنے والا اگر فقیر ہے اور اس نے دوسرے کی طرف سے حج کیا تو آمر کی جانب سے بلا کراہت حج فرض ادا ہو گیا لیکن کیا ایسے فقیر پر مکہ مکرمہ میں آئندہ حج تک قیام کرنا یا سال آئندہ وطن سے واپس آکر حج کرنا واجب ہو گا اس پر بحث ہوئی اور طے ہوا کہ علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہٗ نے یہ فرمایا ہے کہ وہاں قیام کرنے کا حکم دینے میں سخت حرج و مشقت ہے کہ سال بھر تک گھر اور بال بچوں سے دور رہنے میں حرج عظیم ہے، اور واپس آکر حج کرنے کا حکم دینا تکلیف مالا یطاق ہے۔ لہٰذا اسے مکہ میں قیام کا یا واپس آکر حج کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا، کیونکہ اس پر حج فرض نہیں۔ رد المحتار میں ہے: وأفتى سيدى عبد الغنى النابلسى بخلافه وألف فيه رسالةً لأنه فى هذا العام لا يمكنه الحج عن نفسه لأن سفره بمال الآخر ويحرم عن الآمر ويحج عنه وفى تكليفه بالإقامة بمكة إلى قابل ليحج عن نفسه ويترك عياله ببلده حرج عظيم و كذا فى تكليفه بالعود وهو حرج عظيم ايضاً وما فى البدائع فإطلاقه الكراهة المنصرفة إلى التحريم يقتضى أن كلامه فى الصورة الذى تحقق الوجوب عليه من قبل كما يفيده ما مر عن الفتح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(رد المحتار ج ۴ ص ۲۲ باب الحج عن الغیر)

(۵،۶) رمضان شریف میں کوئی شخص عمرہ کو گیا اور اس کے پاس ایام حج تک کا نہ ویزا ہے نہ اسے قیام و طعام کی استطاعت ہے تو اسے یہ حکم نہ دیا جائے گا کہ قبل شوال وہ حدود حرم یا میقات سے باہر آجائے کہ شرائط حج مفقود ہونے کی وجہ سے اس سے وجوب حج متعلق ہی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

❊ ❊ ❊